هٰذا کتابنا ینطق علیکم بالحق

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

شیخ و شاب مدلل بدلائل سنت و کتاب

المسمّٰی بہ

کلیدِ مناظرہ معہ اضافہ

مصنفہ

سید برکت علی شاہ (گوشہ نشین)

پبلشر

منیجر کتب خانہ حسینیہ حلقہ ۵۲ موچی گیٹ لاہور

محلہ شیعان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۷۶۸

اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

شیخ و شاب مدلل بدلائل سنت و کتاب

المسمیٰ بہ

کلیدِ مناظرہ

معہ اضافہ

مؤلفہ

مولانا مولوی سید برکت علی شاہ صاحب (گوشہ نشین) وزیرآبادی پنجاب

مصححہ

مولانا مولوی ابوالصفا حاجی مرزا احمد علی صاحب رئیس المناظرین

الامرتسری الکربلائی

حسب فرمائش

منیجر کتبخانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۵۲ محلہ شیعاں لاہور

۱۹۵۶ء

بار سوم

محمد رسول اللہ اور حضرت علی ہاشمی ہیں

خاندان قریش میں سے حضرت رسول اللہ صلعم کے باپ حضرت عبداللہ اور ماں حضرت آمنہ بنت وہب ہیں۔ حضرت علیؑ کے باپ حضرت ابوطالبؑ اور ماں حضرت فاطمہ بنت اسد ہیں۔ حضرت عبداللہ اور حضرت ابوطالب آپس میں حقیقی بھائی تھے انکے باپ حضرت عبدالمطلب بن ہاشم ہیں۔ حضرت رسول اللہ دو ماہ کے تھے کہ آپ کے والد حضرت عبداللہ فوت ہو گئے اور رسول اللہ حضرت ابو طالب کے سپرد ہوئے۔ جب رسول اکرمؐ چھ برس کے ہوئے۔ تو آپ کی والدہ بزرگوار حضرت آمنہ بھی انتقال فرما گئیں اور حضرت فاطمہ بنت اسد نے رسول کریم کو اپنے زیر سایہ لیا۔ رسول صلعم کی ستائیس سال کی عمر میں حضرت علی پیدا ہوئے اور رسول اللہ حضرت علی کی تعلیم و تربیت فرماتے رہے۔ چالیس سال کی عمر میں رسول خدا نے نبوت کا اظہار فرمایا اور حضرت علی نے تیرہ سال کی عمر میں سب سے پہلے لوگوں کے سامنے رسالتمآب کی نبوت کی تصدیق کی اس لئے حضرت علی کو صدیق کہا جاتا ہے۔ حضرت ابوطالب کو عبد مناف اور عمران بھی کہا جاتا ہے آپ بہت فیاض اور سخی تھے اور اوصیائے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تھے آپکے دل میں رسول اللہ کی اس درجہ الفت اور ہمدردی تھی کہ آپ حضرت کا مقام خواب بدلتے بخوف اعداء بدلتے رہتے۔ اور چونکہ آنحضرت نے ثوبیہ لونڈی کا دودھ بھی چند روز پیا تھا جس کا دودھ حضرت حمزہ نے بھی پیا تھا اس لئے حضرت حمزہ آنحضرت کے رضاعی بھائی بھی تھے اور چچا بھی۔

علمائے اہلسنت کے عقیدہ کے مطابق حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ آنحضرت کے والدین مومن نہ تھے۔ اس کی وجہ معلوم کرنا چنداں مشکل نہیں ہے۔ چونکہ ثلاثہ کے والدین باتفاق مورخین اور بعقیدہ علمائے اسلام کافر تھے۔ اس لئے علمائے اہلسنت کو ضرورت پڑی کہ ثلاثہ کی حمایت میں آنحضرت کے والدین کو بھی کافر ٹھہرائیں۔ اس شوخی اور کذب میں خواہ ایمان کی دولت ان کے خانۂ دل سے ہمیشہ کیلئے رخصت ہو جائے علمائے اہلسنت کی شوخیاں صرف مندرجہ بالا شوخی تک محدود نہیں رہیں۔ بلکہ انہوں نے ثلاثہ کی حمایت میں وہ دست درازیاں کی ہیں جن کی وجہ سے اسلام اعتراضات کے تیروں کا نشانہ بنا ہوا ہے ایک مذہب جعفری کے صدقہ سے اسلام کی شان قائم ہے جو مخالفین کو منہ کھولنے نہیں دیتا ◆

اگر اسلام کا مدار اہلسنت پر ہوتا تو تمام زمین پر تخت ایک مسلمان نظر نہ آتا۔ علمائے اہلسنت کی ستم ظریفی آنحضرتؐ کے والدین کو کافر ٹھہرانے تک ہی محدود نہیں تھی۔ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ حضرت علیؑ کے والدین حضرت ابو طالبؑ اور حضرت فاطمہ بنت اسد بھی مومن نہ تھے۔ یہ ہے حمایت ثلاثہ کا ادنیٰ کرشمہ پھر یہاں تک ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ حضرت ابراہیمؑ کے والد بزرگوار (تارخ) کو بت پرست کہہ دیا۔ دوسرے انبیا کی خطائیں ثابت کیں۔ اور آنحضرت کی طرف بھی کئی بشری لغزشیں منسوب کر دیں۔ ان خرافات کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی کاذب مہدی اور کئی جھوٹے نبی پیدا ہو گئے جنہوں نے اسلام کی بیخ کنی میں بہت کوشش کی اور اصول اور فروع دین میں چند در چند ایسی بدعات رائج کیں۔ اور دین مبین کے پاک چہرہ کو ایسا مسخ کیا۔ کہ اسلام کو دوسرے مذاہب کی طعن و تشنیع کا ہدف بنایا۔ اس لئے ہم لوگ ان سے بیزار ہیں ◆

حضرت ابو طالبؑ

علامہ ابو الکرام عبدالسلام لکھتا ہے کہ حضرت ابو طالبؑ کے مومن ہونے پر تمام اہلبیت متفق ہیں اور جو شخص اہلبیت کے اتفاق کے مخالف ہو۔ اس کا قول معتبر نہیں۔ اور جامع الاصول میں ہے کہ اہلبیت کے قول کے مطابق ابو طالب مسلمان تھے۔ اور اسلام پر فوت ہوئے اور یہی قول عبدالحق محدث دہلوی کا ہے تاریخ کامل ص۲۳ پر ہے کہ آنحضرت نے فرمایا۔ کہ جب تک (حضرت) ابو طالب زندہ رہے قریش نے مجھ سے کوئی مکروہ امر کرنے کی جرأت نہ کی حضرت ابو طالب کی وفات کے بعد لوگ آنحضرت پر گوبر اور کوڑا کرکٹ ڈال دیتے تھے جب آنحضرت نماز میں مصروف ہوتے تو لوگ حضرت کے بدن مبارک پر بکری کی بچہ دانی (اوجھڑی) رکھ دیتے ◆